عشروں کی طویل کشمکش کا نتیجہ ہیں جس کے دوران سعودی عرب کے گرد گھیرا تنگ کیا گیا ہے۔ مگر اس مہم کے آخری لمحہ میں عرب لیگ کو ہوش آیا ہے کہ اس نے عرب ممالک کی متحدہ فوج کی تشکیل اور یمن کی خانہ جنگی میں باغیوں کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان حالات سے سعودی عرب کی سالمیت و وحدت اور خاص طور پر حرمین شریفین کے لیے جو خطرات سامنے آئے ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حرمین شریفین کے تقدس کا مسئلہ صرف سعودی عرب اور عرب ممالک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا ہے، حرمین شریفین کے مستقبل کے حوالہ سے جو امکانات نظر آ رہے ہیں وہ دنیا کے ہر مسلمان کے لیے شدید تشویش و اضطراب کا باعث ہیں اور حرمین شریفین کا تحفظ و دفاع باقی تمام امور پر مقدم ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان حالات میں حکومت پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کے دفاع کا اعلان وقت کی اہم ضرورت اور ملت اسلامیہ کے جذبات کی نمائندگی ہے۔ پاکستان شریعت کونسل اس کی مکمل حمایت کا اعلان کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس سلسلہ میں عالم اسلام کی رائے عامہ اور اسلامی سربراہ کانفرنس تنظیم کو متحرک کیا جائے اور مسلم حکمرانوں کا اجلاس فوری طور پر طلب کر کے مشرق وسطیٰ کے مسئلہ میں مثبت اور مؤثر کردار ادا کیا جائے۔

اس موقع پر اجلاس میں پاکستان شریعت کونسل کی تنظیم نو کا فیصلہ کیا گیا اور امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کو اختیار دیا گیا کہ وہ ملک بھر میں کونسل کی تنظیم نو کے لیے اقدامات کریں۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ مختلف شہروں میں پاکستان شریعت کونسل کے حلقے قائم کیے جائیں جو انتخابی اور گروہی سیاست سے الگ تھلگ رہتے ہوئے خالصتاً علمی و فکری بنیادوں پر نفاذ اسلام کے لیے محنت کریں گے اور اس میں کسی بھی جماعت کے اصحاب فکر شامل ہو سکیں گے۔ جبکہ پاکستان شریعت کونسل دینی و سیاسی جماعتوں کے باہمی تنازعات میں فریق بننے سے گریز کرے گی بلکہ ان میں باہمی رابطہ و تعاون کے فروغ کے لیے کام کرے گی۔

الشریعہ اکادمی کے اساتذہ کا دو روزہ مطالعاتی دورہ

اپریل کو الشریعہ اکادمی کے اساتذہ و رفقاء کے لیے اسلام آباد کے ایک مطالعاتی دورے کا اہتمام کیا گیا۔ وفد الشریعہ اکیڈمی کے چھ اساتذہ اور ایک رفیق کار پر مشتمل تھا۔ مطالعاتی دورہ کا مقصد مختلف تعلیمی اداروں کے نظام و نصاب کا مطالعہ کرنا اور ان سے استفادہ کی صورتوں پر غور کرنا تھا۔ وفد کے سفر کی پہلی منزل ہری پور میں مولانا وقار احمد کی رہائش گاہ تھی جہاں اس دو روزہ دورہ کی اگلی منازل مشاورت سے طے کی گئیں۔

وفد کی پہلی ملاقات ہائی ٹیک یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے صدر ڈاکٹر طفیل ہاشمی صاحب سے ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سے متعلقہ موضوع پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وہ وفد کو رخصت کرنے کے لیے اپنے دفتر سے نکل کر کافی دور تک ہمراہ تشریف لائے اور الوداعی مصافحہ سے پہلے فرمایا:

''مولانا عبید اللہ انور رحمہ اللہ میرے استاذ ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی کام کرنے نکلو تو اس کو پورا کر کے ہی واپس لوٹو ورنہ تم خود نہ لوٹنا (یعنی زندہ نہ پلٹو)۔

حضرت سندھی نے یہ بھی فرمایا: مجھے میری والدہ نے دہی لینے بھیجا۔ قریب سے نہ ملا، اگلے چوک سے بھی نہ ملا، میں چلتا رہا، یہاں تک کہ بھاٹی دروازہ تک آیا اور دہی لے کر ہی گیا۔''

دوسری ملاقات مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین جناب عامر طاسین صاحب سے ہوئی۔ وہ علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے نواسے ہیں اور ان کا تعلق اور وابستگی بھی مذہبی حلقوں سے بہت گہری ہے۔ موصوف نے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور اس کے تحت چلنے والے تین ماڈل مدارس کا تفصیلی تعارف کروایا اور اس ادارہ کو مزید بہتر اور فعال بنانے میں اپنی حالیہ کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔

تیسری ملاقات محترم الیاس ڈار صاحب (سابق جائنٹ سیکرٹری حج وعمرہ، بانی وچیئرمین دعوت فاؤنڈیشن) سے ہوئی۔ موصوف نے ان تمام کورسز کا تعارف کروایا جو ''دعوت فاؤنڈیشن'' کی طرف سے مختلف شعبوں سے منسلک افراد کو کروائے جاتے ہیں۔

چوتھی ملاقات جناب مفتی محمد سعید خان صاحب سے ندوۃ لائبریری (نزد چھتر پارک) میں ہوئی۔ ایک لاکھ کے قریب کتب پر مشتمل یہ لائبریری ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے اور اصحاب ذوق کو وہاں قیام، طعام کی سہولت کے ساتھ لائبریری سے مکمل استفادہ کی اجازت ہے۔ یہ لائبریری اپنے مؤسس ومنتظم مفتی سعید خان صاحب کے ذوق وجستجو کا مظہر اور تحقیق کا ذوق رکھنے والے علماء کے لیے ایک خاص نعمت ہے۔ جب مفتی صاحب کو وفد کی حاضری کا مقصد بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ تین چیزوں کا خیال رکھیں:

۱۔ طلباء کی تربیت، رویوں کی اصلاح کا اہتمام کریں، رمضان کہیں گزارنے کا بندوبست کریں۔

۲۔ طلباء میں قدیم عربیت اور عربی ادب کی استعداد پیدا کریں۔

۳۔ تاریخ سے استنباط سکھائیں۔

مفتی صاحب نے تاریخ سے استنباط کے حوالے سے دو تاریخی واقعات کا تذکرہ کیا:

مامون الرشید کو جب احساس ہوا کہ اپنا جانشین مقرر کرے تو ایک ماہ تک مشاورت کرتا رہا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ عباسیوں میں کوئی اس کا اہل نہیں تو اپنے خاندان کو چھوڑ کر سادات میں تلاش کی۔ اس کی نظر انتخاب حضرت علی رضا رحمہ اللہ پر پڑی اور اس نے ان کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا لیکن عباسیوں نے اس پر بغاوت کر دی۔ مامون الرشید بغاوت کو فرو کرنے راتوں رات سفر کر کے بغداد پہنچا، لیکن تین سال کے اندر اندر حضرت علی رضا رحمہ اللہ انتقال فرما گئے (یا انہیں زہر دیا گیا) اور خلافت دوبارہ عباسیوں میں چلی گئی۔ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ یہاں فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی قوم کسی خیر کے کام کو نہ چاہتی ہو تو وہ ان پر جبراً مسلط نہیں کیا جا سکتا۔''

دوسرا واقعہ شاہ اسحٰق رحمہ اللہ کا ہے۔ حضرت کی زبان میں لکنت تھی اور بولنے میں دشواری ہوتی تھی۔ ایک عیسائی

پادری نے مغل بادشاہ، شاہ عالم کے دربار میں آ کر دعویٰ کیا کہ اگر ہماری انجیل میں تحریف ہوئی ہے تو آپ کی کتاب قرآن مجید میں بھی تحریف ہوئی ہے اور آپ کا کوئی عالم میرے اس دعوے کو رد نہیں کر سکتا۔ شاہ عالم نے علماء سے رجوع کیا تو انہوں نے شاہ اسحٰق کا نام پیش کر دیا کہ وہی اس پادری سے مناظرہ کر سکتے ہیں۔ شاہ صاحب کو طلب کیا گیا۔ آپ نے بات شروع فرمائی اور بالآخر عیسائی مناظر کو شکست ہوئی اور آپ نے اسے لاجواب کر دیا۔ جب شاہ اسحٰق رحمہ اللہ دربار سے باہر آئے تو عوام اور علماء کا ایک جمِ غفیر استقبال کے لیے موجود تھا اور سب مبارکباد دے رہے تھے۔ شاہ صاحب ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر علماء سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ارے مولویو! مجھے معلوم ہے تم نے پادری کے ساتھ مناظرہ کے لیے میرا نام اس لیے پیش کیا تھا کہ مجھے شکست ہو اور بادشاہ کے ہاں میرا مرتبہ گر جائے اور تمہاری جگہ بن جائے، لیکن بے وقوفو! تم نے ذرا یہ نہ سوچا کہ اگر میں ہار جاتا تو لوگ یوں نہ کہتے کہ شاہ اسحٰق ہار گیا ہے بلکہ یہ کہا جاتا کہ اسلام ہار گیا ہے۔ مفتی سعید خان صاحب نے فرمایا کہ یہ حسد کی بیماری ہمیں اپنے سے نکالنا ہوگی۔

مفتی سعید خان صاحب نے مزید فرمایا: ہماری شدید خواہش تھی کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ''تاریخ دعوت وعزیمت'' کی ایک اور جلد لکھ کر اسے مکمل فرما دیں اور سیّد احمد شہید رحمہ اللہ کے بعد کی تحریکات کے حالات بھی قلمبند ہو جائیں (جیسے جمال الدین افغانی، الجزائر کے سنوسی، ترکی کے فتح اللہ گولن، مصر کے حسن البناء، حجاز کے محمد بن عبدالوہاب اور مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ وغیرہ)۔ ایک مجلس میں عرض کیا گیا تو سرد آہ بھری اور فرمایا: بھائی، اب کوئی کرے تو کرے، ہم سے تو اب نہیں ہوتا۔

دورہ کے آخر میں ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے مجلّہ ''فکر ونظر'' کے نائب مدیر جناب مولانا سید متین شاہ صاحب سے بھی مختصر ملاقات ہوئی۔

اس دورے کے دوران میں مدارس کے نصاب ونظام کے حوالے سے جو تجاویز سامنے آئیں، انھیں الگ مرتب کیا جا رہا ہے اور الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام فکری مجالس میں ان پر غور وفکر کیا جائے گا۔

(رپورٹ: مولانا محمد عبداللہ راتھر)